REGISTERED NO. A-788



اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ انجیر شاہ البلاست ۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) ہم کو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دوشالے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

* للعہ حیوٰۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان کشتی میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۱۱

مضامین

۲۳ مارچ ۱۹۳۰ء

کایا پلٹ

ناظر تعلیم میں ایک دن میونسپل بورڈ کے الیکشن کے سلسلہ میں ایک صاحب نے اپنے شہر سے اس پر گفتگو کے معانی اسکے اجمال کی علت تاثی میں اسکے وجود میں آنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے مع مبالغہ پہلے دو بورڈوں میں اسکے فرائض و مقاصد بیان کیے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ محکمہ انسان کے آرام و آسائش کے لیے کم و بیش معاون ہوگا کوئی کام ایسا نہیں جسکا تعلق اس محکمہ سے نہ ہو پینے کے پانی کا تعلق اس سے جو لادہ بیان ہے صحت و صفائی کی تجویز و تدبیر میں اسکے سوال کرنے کی صفائی اسکا کام - محکمہ کا ہے کہ احساس کو جو لا ہے کہ دہلی آبادی و خاص کے رنگ و بو کی نمائش میں آن کی آن میں کھینچ لیتا ہے صاف شفاف سڑکوں سا اجلا پانی پہنچاتا ہے سڑکوں کی درستی کا ٹھیکہ غلط کرکے درست کرنا اسکا فرض اسی لیے اسکے اسٹو سٹور اور ہاتھ پاؤں بنائے گئے ہیں ایک ایک خدمت ایک ایک سٹو اور ہاتھ کے سپرد کی گئی ہے جب تک اس محکمہ کا تعلق گورنمنٹ سے رہا وہ اپنی فطری علت کے مطابق چلا گیا اس میں کی اکثر باتیں مشاغل کی صورت میں رہ جاتی رہیں لیکن جب سے ریفارم اسکیم نے جنم لیا اور سنے دور نے خود مختاری کا ڈنکا اسکے قوم کے سر پر رکھا اس محکمہ کی دنیا ہی پلٹ گئی پہلے اگر ... کام تمام تھا تو اب اچھا خاصہ ادارہ بن گیا آرام کی جگہ کے قدم قدم پر تکلیف کا سامنا سارے تفرقے یہاں ایک ایک کرکے سر سے ادارہ کھیلنے لگے زمانہ میں رہنے بیٹھنے کی اطلاع دینا بھی فرض نہ تھی اب اگر کسی کی جان پر بن جائے تو اسکو چاہیے کہ ڈھونڈتا پھرے مگر نہیں سب چھوڑ کر ایک نوبت کے دفتر کی گھنٹی کھٹکھٹائے ورنہ لاش آتے ہیں گھر میں نہ جانے والے کا شمار بھی مردوں میں نہ ہوگا کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو داخل کرانے سے پہلے اسے جنم ... تو ام الموالید کی درگاہ پر چڑھانا سخت ورنہ قدر قسم جانے کی صورت میں خانگی لوگوں کے اجلاس پر جمع کرایا جائے گا - پانی جس پر زندگی کا مدار ہے اپنے نتیجہ قدرت میں رکھ کے جب چاہا اب جا ہو بند کیا حالانکہ اس واٹر ورکس کے خرچ پر یہ صاحب کیا تھا کہ ٹیکس دیے جانا اور رات دن پانی دیا کرینگے الیحال ٹیکس کی نوبت اسی طرح قائم پانی کے لیے تکلیف رہی ہے عالم شیل بنا رہا اور فطرت ہے کہ اپنی پرانی روش چھوڑنے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتی نہانے کا وقت مقرر کرنا چاہیے کہا کیونکہ ہوتا ہے کہ کرنے بیٹھے کا نل سیل واٹر ورکس عالم عمل سے نہیں ہوتا اس وقت کی رفتار خوب سمجھ سکتا ہے جو رہتا ہے یا پیدا ہوتا ہے کہ میں چلو بھر پانی نہیں میاں بہشتی صاحب الگ خفا ہو گئے کہ نہیں تنخواہ دیے گئے وہ پانی بھرنے کو اور ہر حالت میں غسل ہو جب جو اس تقسیم میں بھی ایک بات کی ہوتی ہے ہر روز پانی دس ... کوئی صاحب کو مسلسل الحمل کا عارضہ ہو جاتا ہو جب دیکھو ٹینک رہے ہیں اور عید بقرعید شب برات میں شب خانہ کے پائے رہ جاتے ہیں بیٹھ کر نئی اٹھا لیجیے تو بہ ذرا شوربہ نہ لیجیے ان ایک جو اگلی فرش میلا ہو اور ساری کوشش اسی میں اڑ گئی سا سو رکے دن سڑک کا قصہ کھینچ لیا ہے اور یہ بھی یاد آجاتا ہے - سڑکوں کی جو حالت ہے لیے میں ہیں ان کو بہے سے دولت والے لیے اور غریب رنگ کرتے ہیں جو ٹکے دو ٹکے کی خیر منانے میں لگانے سے کا زمین میں گڑ جاتی ہے - اگر دیکھیے کا سا زمانہ جاتا رہا ان کا ہجوم ہر روز سامان کاری کی کثرت اور رات شروع ہوتی کا انبار جانور ہر سڑک اور جا بستی گنج کی طرف ہم تیر و ار سینہ نکلے جیسی گئی اسکا اندازہ وہی رنگ خوب کرسکتے ہیں جنہیں پیدل چلنا پڑتا ہے جاتے ہیں دونوں پٹریوں پر اتنی بھری ہے کہ ادھر چلیں اور ادھر کا خیال سے سود کیے گر میں روشنی کی طرف نظر کیجیے تو بڑی بڑی سڑکوں پر چاندنی رات میں بھی پرنسپل بلکے کا نور کی بجلیاں [illegible] عنقا ہیں برقی بجلی گرا دی رہتی ہیں لیکن ان کی جو جہاں میں ملا چند سال ہی کے روشن ہو سکتے ادھر اگر کبھی چراغ جلتا ہے اسلیے کہ کبھی [illegible] جنتری [illegible] کرادی گئی ہے [illegible] کی طرح اندھیاری اجالی کے [illegible] کے حساب سے [illegible] تیل والے لیمپوں میں [illegible] نہیں دیکھیے کہ بارش کی فصل میں چاند کی کمان اور چاندنی [illegible] رسائی تیرہ [illegible] کی گھٹا میں کب ہوتی ہے - چنانچہ ۱۰ فروری ۱۹۳۰ کو جب رمضان کا وجود نہ تھا اور ابر و باد کی شدت تھی تین بجے رات کے وقت [illegible] منزل [illegible] گزرنا [illegible] نہیں تھا تیرہ سکنہ [illegible] گیر آپ [illegible] کی تلاش میں قدم قدم پر [illegible] میں [illegible] کرتے رہے تھے دفتر کی طرف رخ کیجیے [illegible] کی جھلک نظر آتی ہے [illegible] تک جانے [illegible] کوئی تکرار کی گئی جتنی بڑی اور [illegible] میں سب جانور خاندان شریک [illegible] آرام سے ہے تمام [illegible] ہتھیار تو نہ - شہر والے اندھیرے میں [illegible] نکالیں - مگر [illegible] کیا گیا کسی [illegible] میں زبان نہ تھی کہ کچھ کہتا اس سے [illegible] رکتا تو [illegible] جہاں [illegible] نشست [illegible] گلی میں [illegible] کی جاتی ہے [illegible] وجہ سے قدم اٹھانا مشکل ہوتا ہے مگر کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی ہو کہ کی طرف سے ایک ٹکے کے لیے بھی کوئی پیسہ دار سوداگر کی نہیں اور ان بگڑی والے فرشتے ہیں جو نہیں یا تک کی [illegible]

وہ قدم باہر جا سکے کے پر ہوں تب بھی انہیں لگا دیا
جاتا ہے اور سزا دی جاتی ہے مگر چیرمین صاحب کے
دولت کدہ پر بعض وقت دو دو سو گاڑیاں موٹر
سامنے کھڑی رہتی ہیں نہ پولیس کے فرشتے دوڑتے
دیکھے جاتے ہیں نہ کبھی گرفتار کئے جاتے ہیں
حالانکہ اس قدم پر [illegible] کی کوٹھی کے
سامنے کافی جگہ موجود ہے۔

فرض کرو میونسپل بورڈ کی ان بے ترکیبیوں پر
نظر کرتے ہوئے ہمارے نزدیک تو [illegible] سکیم
کو ردی کاغذ کی [illegible]
اور [illegible] ہوتی ہے [illegible]
جو سب ہمارے ہی پیٹ میں چلا جائے [illegible]
بتلا دیا ہے کوئی انجمن ہے۔ بات ہمارے
[illegible] کی رہ میں تھا۔ اس [illegible]
اور سماج کا [illegible] ملنا چاہتے ہیں۔ خدا ایسے حسن
انتظام کو دنیا سے نابود کرے کہ ساری آبادی
[illegible] پکارے گی۔

بہرحال ہمارے الہ آباد کی میونسپلٹی نے واقعی
بڑے کام کئے [illegible] صاحب آنے [illegible]
کہ ہم [illegible] کہ دیں کہ ہندوستانی [illegible] میں
شعبے انہیں [illegible] کی جوتی پیزار کے سوا
کچھ نہیں [illegible] انتخابات بھی ہیں اور
ہم [illegible] ایسی حالت گورنمنٹ سے ضرور
[illegible] حکومت اور گورے [illegible]
کی حکومت اپنے ہی ہاتھ میں رکھے۔

الداعی

[illegible] الف [illegible]

م ح الہ آباد



نگارستان اردو

[illegible]۔ مضمون تو اس میں کوئی ایسا نہیں مگر طرز
بہت ہنسی کے قابل ضرور ہے بات یہ ہے کہ اردو
غریب کی جان پر [illegible] کیا ہے
[illegible] ہیں تو [illegible] لگتا ہے۔
[illegible]
[illegible]
کہ [illegible] گمان کا [illegible] ہے۔ اردو کہتی ہے کہ
[illegible] آواز [illegible] کرتی ہے
[illegible] کے [illegible] اور پھر
صاحب [illegible] ہونے کا دعویٰ کرنا ٹھیک نہیں۔

ایک مجموعہ مضامین پیش نظر ہے جس کا نام ہے
نگارستان۔ اس نگارستان کے نگار ساری دنیا
سے نرالے ہیں اور زبان اردو [illegible]
الگ اپنی صورت پہ [illegible] چل جانے کے باعث [illegible]
ہے اور [illegible] کسی نگار کی صورت پر [illegible]
[illegible] اور [illegible] کام ہو وہ نگار ہے گا
یا نگار۔ لہذا اس نگارستان کو نگارستان کا لقب
دینا [illegible] موزوں ہے۔ [illegible] غلطی [illegible]
نگارستان نہیں نگارستان ہے۔ [illegible]

اس نگارستان کے مرتب کوئی [illegible] صاحب ہیں
[illegible] صاحب اس نگارستان پر [illegible]
بیچارے [illegible] بڑی محنت سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] تب کہیں اس نگارستان
کی صورت [illegible] نگارستان
مصنف نگارستان کی تحریر میں [illegible] بیان فرما
ہیں۔ [illegible] طرازی۔ [illegible] فضل [illegible]
[illegible] طرازی [illegible] ایسی صفت نہیں [illegible]
کوئی معمولی شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جاتے تو [illegible] ہے۔
[illegible]
[illegible]

[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible] ہے کیا معنی کہ
[illegible]
[illegible] جاتی ہے [illegible]
[illegible] اگر [illegible] تو آپ بھی
اس نگارستان کی سیر کیجیے۔ آپ [illegible]
[illegible] سے [illegible] کر سکتے ہیں۔
نگارستان کا [illegible]
وہ ایک پارسی دوشیزہ [illegible] کیا جا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی [illegible] کی بو [illegible]
[illegible] ہوئی؟
[illegible] صاحب [illegible] کرتے ان
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

پھر ایک کلاں رکھ کر ہیں صفت کی شوخی سے
ایک خلش مبہم سے ایک عجیب اضطراب پیدا کر دیتا ہے
اور یہی وجہ ہے کہ اس روشنی کی طرح کبھی چارہ نہیں
عبارت مذکور میں جدت طرازی کی روح گم گئی
ہے۔ اسلئے حشمت مستغلنہ تجنیس لفظی
ابھر کے کی ذرا سی دیر ہی ذرا ۔۔۔ گری اور
کڑکی سے پھر کبھی ہی چمک پیدا نہیں ہوتی۔ یا چشمی
کی صفت سے محروم ہے۔ گرد و غبار پر گرد کی طرح
ہوا سے ہی نرگسی جھلکیاں اچھالتی چلی آتی
ہے۔ مصرعہ ۔۔۔ خلاف لفظ کی اضافت

نرگسی و دوسرے گلاب پاشی نہ تھے برق پاشی تھے۔
دہلی زبان میں ہیں گنتا اور رنگ سے دام ہے
انتشار ہونے والے کو کہتے ہیں۔ خدا ان برق شکستہ
دیدوں سے بچائے۔ وہ جو ہیں اہل زبان اور سیوں
کو بھی نصیب نہیں۔ اسلئے حقیقی علم و فضل سے بھی ایسا ہو
علاقہ رکھتی ہیں جیسا کہ جدت طرازی سے۔

پھر فرماتے ہیں:-

آہ یہ نزہت بہارستان ہے وہ منا ترکیب مناسب
یہ شاداب حسن رعنائی سے وہ کوہ ہی بیابان
نرزان کو مسرور کرتا ہوا اپنا گہرا کڑ خنداں سیال

دلیل علم و فضل حقیقی ہے۔ بالوں کی ہوئے شگفتگی
[redacted] ہے سے بچھڑے بچھے ہیں پھر تے
اور عفونت پھیلی۔ اسے جدت طرازی کہتے ہیں۔
مگر سنگ علم و فضل نے دوسری دلیل کی ہے وہ کتنا ہے
کہ الوان پر شش کے نہ نہ سے جلوہ گیا۔ اب سمجھ کے
آپ جائیے کتنی زلفیں ہیں خالی گیا۔ کالے دولت
کی عنبرانہ عرق ریزی زبان پر جادو کر دیا۔ وہ جو صاحب
دانش کا آئینہ ہو کے رہ گئے۔ تمام مقالہ خود ہی اتنا
ہی اس سے الجھا اس پے حذف کر دیا گیا۔ جسم آدھ بیچے
مسکراتے ہوئے بیٹھے۔ جدت طرازی ہے۔ کیا اور
چراغ آگ کے
افروختہ سنتا ہو
تو شعلہ ریگ
کی مصاحبت
سے نجات دن کے
الوان میں گیس
لوگوں کی زد پر
آنکھیں اور نیچے
سبز سے بچا کی
بیماری ہیں۔ یہ
حقیقی جیسا کہ
مبتلا ہو جاتے ہیں
کری مسرور ہیں
یا عالم اس سے
انکار نہیں کر سکتا

پیکر وشیم شتاب
زدہ کو زیب
دیتا تھا۔
حقیقی علم و فضل
کی دلیل تجا لب
مسطور۔ تجاویز
خود ہی افشا کر
رہا افشائی الملا
نہیں ہوتا بلکہ اصرا
اور مسطور ہیچ
دلیل مسطور کہ
یا کہنی جادو پر
سے ہو کر گئے
ز علم و فضل سا
ذریعہ سرشتہ تھا۔



ہو جاتا ہے۔ علے ہذا القیاس خمار مبہم بھی علم و فضل کے
صحت نسب پر دال ہے اور وقت جہل بھی۔ جہل
کے معنی ہیں غیر معروف غیر مشہور نامعلوم۔ اشارہ
مبہم اللہ سلمہ اور اپنی پکار جس کی سنت گردہ ہو
وہ جہل ہیں۔ جدت طرازی کی علامت تو مستقل
اور بھی چند شکلیں ہیں۔

مثلاً مزوتب فاصلہ۔ فاصلہ کی نسبت جو تیز ہی
ہوتا ہے۔ لہذا مزوتب کی کیا ایک ضروری قید بھی یا
برقی پاشی نگاہ جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ ادھر
سے تار شعاعی کی جگہ برقی رفتار کی دھار جاری تھی

سے اپنے الوان کی ہوئے شگفتگی سے رہ خوشبو
سے اپنے خرام بہار سے وہ کہاں یہ تجسم آرزو ہو۔
الامۃ نزہت یا اسے بار نزہت یہ نہیں کہ پھوار دوست
برسانے والا حسن کے میدان میں نزہت کی گنجائش پیدا
کرنے والا۔ شاداب حسن رعنائی وہ جو کبرا اچھا پڑا
جس سے وجود رنگ جائے۔ کیونکہ کھنڈرہ
سیال۔ بخدا لالی جیسی چند غضب جو تر دیئے
ہیں جسم بغل کو ہوا ہے سینئی دو چشم دیدے کو
لیجیے وہ سب ہنستے ہوئے آکر کہتے رہتے منتظر ہو گئیں
ہیں خشک اور کا خاتمہ ہے۔ الیمٹ کا سیال

ہے جانبکہ حقیقی علم و فضل رکھنے والے واقف ہیں۔
اسکے بعد فرماتے ہیں:-
نقرئی آواز والی دلچیپ نے ہر یالی کی مانند
سینا جادو کے ساغر سے وہ احساس کبھی خیال
تصور پر خروش۔ سے فاختہ کبھی کی ہوا زکوں کے
پرتکلف کر سنے والی ہوا۔ سے والی کلی والی باغ کی
پھولوں والی دہلیز کوں والی کی شعر شیرین پیرائے
مانا، جیسے سیک نظام وجود کے ساتھ ہوا یا سینی
شباب کے ساتھ پتا ہوں۔
نقرئی آواز بھی آواز کی ایک قسم ہے اور والدین غالی

ہر قسم کے عرق جات وطبی ادویات وغیرہ نہایت ارزاں نرخ پر دکان کارخانہ حافظ سید محمد حسین تاجر گوشہ مرکہ سید باغ سے طلب فرمائیے۔

گفتنی سے پوچھیے - دوشیزگان رہروِ عشق کسی کی آواز سنی ہوتی ہے کسی کی قلقلِ (آ بہنی) یا سینا ہی! یہ بھی احساس - اور اگر خطرات سے قطع نظر کریں تو دیگر جمادات و حیوانات و نباتات سے بھی نسبت دے سکتے ہیں انسانی مصنوعات میں بھی آواز نکلتی ہے مثلاً گھڑی کی ٹک ٹک جوتے کی آواز گاڑی کی چھن چھن - چرخے کی گھرر گھرر - جسمانی اعضا و جوارح سے بھی صدا پیدا ہوتی ہے رقصِ انگشت کے مخصوص جبڑ ملا دو گر ان سب چیزوں میں بھی "نقرہ" ہے جس نے صادر کیا اور اس دوشیزہ پارسی کے واسطے لفظ کی آواز اپنی کس نہ جیب پا؟ حضرت گھڑی کا ایک رنگ تھا "نقرہ" میں ہے وہ نتیجہ تھی دھوپ کپڑے کی طرح سفید اور نازک تھیں وہ جبشانی - جب نانے کی حملہ اپنی جانب توجہ کی مصطفےٰ چہرے پر نگاہ پھسل کر بھی گئی کہاں؟ تھا ان پر - شیر خوارگی نے وہاں آ جانا دیکھا - آ کر آ جا دو چھنے کے بعد قوتِ احساس کہیں دماغ میں دھر سکتی ہے - اسمعو دو حرف - بیگی

اطلاع نامہ بنام رسپانڈنٹ بشمول اطلاع تاریخ اطلاع سماعت اپیل

بعدالت ڈسٹرکٹ جج بہادر لکھنؤ
مقدمہ اپیل نمبر ۲۶۵ ۱۹۳۴ء
سامبو گوڑ شیر بہادر سنگھ .... اپیلانٹ
بنام
گرگل ڈرلیسرے .... رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی سفت صاحب بہادر عدالت منصفی لکھنؤ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء

بنام .... رسپانڈنٹ

[illegible]

آج تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۹۳۴ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم ضلع لکھنؤ

[illegible]

ابھار پر بیٹ پڑی - اور گلی ہینک کی طرح چھ سے - شعلہ بر فروزاں - جس کی وجہ سے شوخ میں خفی سوزش بلا ذلت احساس کو دھوکا ہو کر کوئی چیز ہے وہ بیچاری سینے پر تھی اسکی نگاہ طلائی رنگ ہمیشگی پشت چشم پر تھی کس سے مسکرا کے نیچے لگنے اسلئے ذرا کان پاس بھی رہتے - وہ شانے سے جڑی ہوئی کالی چولی اور ان پاؤں پر قفس گرگرفتن ہر جگہ کہاں؟ پھر نازک کرتے ہیں آ رہی - شوخ بچے جیں ہی پھسل پڑتے ہیں - مگر کیا نازکی دیکھ کے افسوس ہوا کہ دوشیزہ لڑکی ہے جسطرح آنچل کا دامن اک سرکس میں ایک کرتب تھے کا وہ دم بھا تا ہے ہے دیکھ کے لوگ تحیر ہوتے ہیں اسیطرح قوتِ احساس کو بھی حیرت ہوئی - کہ نازک اور معصوم پاؤں سے وہاں سپرنگ بند تو طوطے چھٹنے کی نوازش کی ہے وہ کی آنکھ کی جیبن سے بھی گیا تیر سے تبسم دماغ دیدہ میں ہلکی ہوئی جھاں سے سرکش مزاج دجود نے جنبش جنگ پر بندھ یا اور آہستہ شباب کی ناک میں آ گئی -

حضرات ناظرین! خدا کے لیے اس گوہر سلسلے کی جانب توجہ کیجیے - اللہ رے مجاز دستان - کی تحقیق کی رفعت ... ے کہتے ہیں جدت طرازی!! اسے کہتے ہیں حقیقی علم و فضل!!

حضرات خدا ہیں اور بھی کئی جدت طرازیاں ہیں مثلاً حسن رخسار - روح کا پاش پاش ہونا - قصہ ذی حیات - چہرے پر خرامان - دوشیزہ لڑکی کے پاکیزگی شباب کے بے تکلفی کی روانی - ایں اندیشہ ہے کہ کہیں آپ ہنستے ہنستے تھک نہ جائیں جدت طرازی کو سرہانا لہٰذا آہستہ ہو کیا جائے گا - گھبرائیے نہیں ابھی تو اتنا ہے ان خیالات میں پہلے ہی ہے پوچھنی مناسب ہیں وہی ان کا جواب میں رکھے - اپنی ہنسی کو روکنا اور نفل کیا اپنی ہنسی میں وہ وزن کبھی تھا اب ہے - ادا ہے تو جمل جمہوری کی دولت یہاں ہی آتی گرا رہے گا - جی خدا جاننا اس جدت طرازی پر مچھلی پڑیں وہ سلیمی - یہ کلاں قسم کی ایک پر ہر شخص آتا ہو حضرت بعد کے حسن و قبح کو کانوں تک منہ کو بھی جانچتے

(۱) دکر ایک گنوار ہی - شریف زادی گھر کی ہزبانوں سے چلتے نظر ہو جاتا (۲) یوں چلتا (۳) ایں جھٹکے بعد پیروں کو (۴) یوں ساتھ لے چلتے ہو ہمار کر (۵) یوں جیسے قربان جانا (۶) یوں آہستہ خیالات کی خود بخود کی کاوش ہو ساز (۷) یوں قیامِ شگفتگی کی دعا مانگنا - (۸) یوں جیسے کہ اصلی یا کیک نام ادل کا جان لیتا (۹) یا جیسے کہ لوگ بھی سکتے جا جاتی کیا دیکھتی ہیں جسن وفا بن ہے دو (۱۰) آ جسی تین خاتون بے جو ہو ہی یا جیسیں میں بیٹھی لڑکی ہے جھک کے جھانکتے تھے کوئی پارسی نوجوان تو جیسے ہو آ اور اُف - اے - کی ترتیب کے ساتھ کتنا اچھے بیگم ذرا گھر رہا کے دکھا دیتا - اور بیگم اندرونی انکھیاں لو آپ اے صاحبزادی اس قفس والی میں تمہارے جا سنان کی طرح گھرنے پر نہیں - انتہا وہی حرکت تنگ تا احساس تمام مضطرب - اور کچھ میں دوا دو دل فریفتہ نہ دل میں کر ان پر لوپا دیہ یہاں سے کھیلی تنبیہ طرز کا ادھر بھی سید لائی - مرحوم - ذرا کیا آپ نے اخلاق ادبیات کے اصل کے مطابق بھی سمجھ اور ایسے مضامین کا اثر طالب علموں طالبین علم اور متعلمین پر کیا ہوگا -

راقم

کمیل بیگ جے

زمانہ کا جوبلی نمبر

بہت خوب ہے - ۲۱۲ صفحات کا حجم ہے بہت سی تصویریں ہیں جمع و ترتیب بھی اچھی ہے - مضامین کی ابتدا میں عمر خیام کی ایک رباعی کے مضمون پر رنگین تصویر دی ہے - رباعی کا اصل یہ ہے کہ ایک رند کی قسمت کی مسی شراب پھر گرگ دیا زنا اور غم مل جاؤ تو بس یہاں کی بیس گنا ہے ایسا مجبوب بادشاہ کی بھی میسر ہوگا جو میسر ہو رہا ہے کے بہیں - مگر تصویر میں کوئی حال ادا کیں ہے ایک درخت کے تنہے سے ٹیک لگائے بیٹھی ہیں سب میاں بیٹھے ہیں - آگے بچھا ہے پھولوں سے



صاحب خانہ۔ (خلقت) :- اماں کدھر منہ ڈالتے ہو۔ لے چلتا دھندا کرو۔ بڑے آئے وہاں سے۔

ناخواندہ مہمان۔ (کمیشن) :- اجی تم چیخا کرو جبتک ہمارے ہاتھ میں یہ گھنٹا ہے تمھاری چیخ پکار کون سنے گا؟ ٹن ٹن ٹن۔

ایک خانقاہ مقانقہ (اتھ) میں ہی پائی جاتی ہے۔ قریب ہی ایک معراج رکھی ہے۔ مگر ان گرافت کا ذکر نہیں تھا یہ ہندوستان کی جا تصویر کو بھی لگ گئی ہے

قیس تصویر کے پہلے جوابی اعلان تھا

یا یہ سلوک جگہ تصویروں کے بعد کا ہے۔ خیر صاحب ہے مزے کی تصویر اگر ہم دادا یا پوتی کا منہ گنگ ہے پھر اگلے فقرا میں سے) قالب سوا کی تصویریں ہیں۔ زرین صفحہ سے علم الکتاب یا ابجد کی تاریخ کے زیر عنوان ایک مضمون ہے۔ ہم اس مضمون کو مختلف کہنے سے معذور ہیں۔ اگر کسی تحقیق کا یہ نتیجہ ہو کہ حضرت صاحب کہیے گا کہ ہمارا دہ ہوا یہ مشہور ہے الیس اوہ ہے تو کہ دیجیے کہ ہاتھ پاؤں ابت ہاتے گر کر کے ایک بالشت بھی نہیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ حضرت انسان منہ میں زبان لیے پیدا ہوئے تھے قوت قال اور مختلیاں ملکہ کے اختیار کرنے کے بعد خیالات کا اظہار انہوں نے چند لیا الفاظ کر نا سیکھا۔ اب جو کئی منہ میں زبان ہے زبان نہ رہے۔ ضرورت ایجاد کی ماں کہی جاتی ہے جس طرح خیالات نے الفاظ کی صورت میں ترقی پائی اسی طرح الفاظ نے نقوش کا روپ رفتہ رفتہ پایا۔ کوئی مورخ صاحب اگر افادہ نہ فرماتے تب بھی عقل اسکے علاوہ اور کوئی بات تجویز نہیں کر سکتی۔ بسیط ایشت الہنسہ کی لم (یعنی لغات و الفاظ کی بھگوگی) بڑھتی ہوئی نسل اور اسکا پھیلاؤ ہے یا حضرت انسان کے کانوں میں جو صدا پہنچی پہلے پہلی انکی نقل حضرت نے فرمائی اور سب سے پہلے (ساز اصوات) نے جنم لیا۔ اے حضرت آپ عربی کی ابجد وضع ہونے کا زمانہ معین کیجیے (بشرطیکہ ہو) پھر تحریرات کا زمانہ معین کیجیے پھر اشکال و صور کتابت کی تعیین فرمایئے تو یہ خلک سی کی محنت سوارت ہو۔

قاموس فیروز آبادی۔ معانی الاخبار بحار الانوار مجلسی۔ کتاب الاوائل عسکری۔ تاج العقاب انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ بہجۃ المرجان فی آثار

ہندوستان آزاد بلگرامی۔ بلوغ الارب۔ تاریخ مصر قدیم اور وہ کتابیں جن کا حوالہ مضمون نگار صاحب نے دیا ہے تعیین وقت ایجاد سے قاصر ہیں مگر جو کچھ مضمون نگار صاحب نے افادہ فرمایا ہے وہ سب ان کتابوں میں موجود ہے۔ اس موضوع پر ہم نے بھی ایک ادنیٰ کوشش کی ہے۔ کتاب ہے۔ کہ رکھا ہے۔ اس مضمون نے رسالہ میں گھر کے چھپوا یا تھا نقل اور حوالے اسمیں بھی بکثرت ہیں جو کچھ ہم نے پایا اسکا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) کتابت کی ابتدا یعنی محسوسات کے اظہار میں نقوش سے کام لینے کا طریقہ خدا جانے کب مروج ہوا مگر یہ یقینی ہے کہ ہوا اور ضرور ہوا۔

(۲) پرانے کتبوں کو دیکھتے ہوئے قیاس یہ کہتا ہے کہ پہلے خیالات یا واقعات کی تصویریں بنائی جاتی تھیں۔ پھر یہی تصویریں مختصر کی گئیں اسلیے کہ ہر بات کے اظہار میں پہروں لگ جاتے تھے۔ آخر ول کہاں تک دوڑ لگاتے۔ تصویر کے اختصار میں صورت طرز رہی کسی جانور کا سر کسی کی دم یا پنجے کسی کی آنکھ کسی کا سینگ۔ اسی کے ساتھ ہی جب ضرورت اصوات حروف کی تعیین بھی ہوئی اور کتابت کے اگلی تعداد بڑھی۔

(۳) جس طرز کتابت سے ہمیں تعلق ہے وہ عبرانی کا بچہ ہے۔ عبرانی حروف کا تسمیہ چیزوں کے نام پر ہوا ہے۔

(۴) عربوں نے یہ شکلیں ملک شام سے حاصل کیں

(۵) عراق عرب میں کوفہ ہی صرف ایک متمدن مقام تھا جو نینوا سے قدیم کرانی گوردین پیے ہوئے ہے اور شام سے قریب تر ہے۔ لہذا سب سے پہلے کوفی خط کی نیو پڑی۔

(۶) ابتدا اگر کوئی خط نزیجی شکل میں نہ تھا بلکہ شکل عبرانی کے اسکے حروف علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے تھے

(۷) عبرانی کی ابجد ۲۲ حرفوں کی ہے یعنی ترخت پر ختم ہو جاتی ہے بعض محققین کہتے ہیں کہ ضد لنے مرتبی کی طرف انطاب کیا (یا مرتبی (؟) یا (الا الف والالف) سے مرتبی میں الف اور قبے ہوئے۔ اور گوئی

حضرت وصل سے دریافت کیا اس سے کیا مطلب ہے؟ فرمایا (اول و آخر) اگر زمانہ حال کی ترتیب حروف مروج عبرانی تو آنکا مطلب بیان فرماتے (الالف والالف و الیاء)۔

(۸) عبرانی کی جگہ عربی نے مسلی عربی کی ماں عبرانی ہے۔ ان کی صحیح قائم مقام بیٹی ہوتی ہے شکل شہور ہے جیسی ماں ویسی بیٹی جیسا ساحت ویسی ورتیکا کوئی خط عربی کی لغت کا شکل سے لے کا جو صوری اور معنوی مشابہت عبرانی سے نہ رکھتا ہو عبرانی کی لغت لو اور عربی کی لغت اٹھاؤ۔ ایک ہی مادہ کے الفاظ دونوں میں تلاش کرو۔ ایک یونہی سا تغیر ہوگا مثلاً (عبرانی عبارت) و تقام نا ابی عود جیشہ ایشکل گمو شیہ (عربی عبارت) وکاقام نبی مومن بنا اسرائیل کموسی (کوئی نبی عرض میں بنی اسرائیل کے موسیٰ کے مانند نہیں قائم ہوا)

(۹) عربی زبان طرز تحریر قدیم نہیں ہے حضرت اسمٰعیل کے زمانے تک عبرانی حروف عرب میں مروج تھے اور علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے تھے۔

(۱۰) مرتبی شکل کی ایجاد کو دو ہزار برس سے کم زمانہ گذرا ہے۔ مرتبی شکل کا نقش اول مرامر بن مرہ نے قائم کیا اسکے طرز تحریر کی شہرت ہوئی لوگ دور دور سے بغرض تعلیم اسکے پاس آنے لگے ایک پر شوق کوفی طالب علم اپنی محرومی کا اظہار یوں کرتا ہے سے

کتبت ابا جاد و خطی مرامر
فسودت سربالی و لست بکاتب

مرامر بن مرہ سے میں ابجد خطی کی کتابت سیکھنے گیا تھا۔ تو نہ آیا مگر ان کپڑے البتہ دوات سے کالے ہوگئے۔ پھر اسکی اصلاح اسلم بن سدرہ نے کی۔

(۱۱) خط نسخ یعنی موجودہ رسم تحریر کوفی خط کی اصلاح یافتہ شکل ہے اسکا وجود صرف ہزار برس سے ہے۔

(۱۲) مزید توضیح بعض اشکال کے معائنہ سے ہو سکتی ہے؟ مثلاً پہلا حرف آلیف یعنی الف ہے اسکی عبرانی شکل (؟) تھی آلیف کے معنی بیل۔ یہ بیل کے سینگ ہیں عربوں نے یہ شکل لام الف کے واسطے مقرر کی تاکہ عربی ابجد ہمزہ سے شروع ہوتی ہے ہمزہ کی شکل یہ ہے (۱) آلیف میں سے دو بھی الف ہے

تجلی نزم گر اور اور تیبی شکل بن جائے گی۔

دوسرا حرف بیت یعنی بیت یعنی گھر ہی ہے اسکی شکل ہ ہے - (ב) عربی ب میں اور اس شکل میں صرف کھڑا ہے اور بیٹا ہے کا فرق ہو ہوا۔

تیسرا حرف جمل یعنی جمل یعنی اونٹ یعنی جیم ہے اسکی عبرانی شکل ہ ہے (ג) اگر یہاں جل کا نچلا حصہ بائیں طرف سے دہنی طرف لگا دیا جائے تو اونٹ کا گلا ہیم بن جاسکتا (ج) کوفی خط میں جیم یوں لکھتے ہیں ح اونٹ کی لمبی گردن دیکھتے ہو تشبیہ کسی قدر مکمل ہے۔

چوتھا حرف دالیت یعنی دلیز یعنے دروازہ کی چوکھٹ یعنی دال ہے اسکی عبرانی شکل ד اور اسکی عربی کوفی شکل د یا د میں کوئی مشابہت ہے مضمون طویل ہوا جاتا ہے۔ ہم اسکا مکمل سلسلہ اور خون کے لیے چھوڑتے ہیں۔ اچھا اور ایک حرف اور سنی عبرانی کا وو شکل کا وو کوفی واو ٯ واو کے معنی کیا آنکڑا یا کھونٹا کے ہیں۔ عبرانی ט طیت یعنی طور سانپ ا کوفی ط سانپ کی ط۔ عبرانی شین یعنی دانت ש شین یعنی دندانہ ا فارسی زبان دانت۔ ویسے ہی رکھیے دیکھیے صرف دائرہ کا دانہ ا سین بنا ہوا ہے کوئی س نسخ ص ملے خط نقاش ق ع م اور دیگر حروف با اصل مشابہ ہیں صرف اشد و شکل میں تعلیل تغیر ہے۔

عربی شکل کے ساتھ نمبرا یک کا اصل حرف کا سر ا لے لیا ہے اور ضعا جاتا ہے کہ نہایت مناسب دندانہ صرف کی ہے۔ کوئی خط کا نمونہ ملاحظہ ہو

الکاتب — بی العفظ

(۱۳) کوفی خط میں خطوط مستقیمہ سے کام لیا گیا ہے نسخ ثلث ریحان اور دیگر اقسام خطوط میں قوس اور دائرے اور خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا ہے۔

قاف

(۱۴) عکس جھلکا جو عملی اوقاف بن جاتے ہیں کہ عمر بھی ہوں لیکن یہاں ان ناموں سے ایک مطلب ہے کہ دونوں بھی ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

مضمون علم الکتابت میں خط کوفی یا سادہ اور نسبتی کا ذکر کیا ہے۔ ہوا ہے کہ ان تحریروں سے چاہے عربی خط کو کچھ تعلق نہیں۔ مصر کے شہرہ علمی رسالوں اور مستقل کتابوں میں ان تحریروں کے نقوش پر بہت مضامین لکھے گئے ہیں۔

اور آپ اگر اسی طرح ہم غلط نامہ کے مضمون سے بحث کی ترتیب ہو جائے گی۔ بہرکیف زمانہ کے عربی نمبروں میں تین چار مضمون مطالعہ کے قابل ہیں اور صاحب چھپائی میں بھی سلسلہ صرف کیا گیا ہے ملنے کا پتا دفتر زمانہ کانپور قیمت فی پرچہ ۸

مولانا پنچ کی نوٹ بک

آپ کی عنایت سے ہم کس قابل ہیں؟

سنتے ہیں کہ جب کسی طرح ہارا بل کے مرشد اوری ہوئیں اور سارا مطلب ہوکے سارے بنارس کی برین صاحب بہادر بھی اس تعب بیت کے تماشائی تھے دل میں چاہے جو کچھ ہو مگر زبان سے کہتے تھے کہ اب ہندو بھی خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ شہ جنہ میں بہت سی باتیں اہل امریکہ کو رغبت میں گر ان کی رفاقت نہیں ہوتی۔ ہم کہتے ہیں کہ اجازہ یا سب آپ کی عنایت ہے ورنہ ہندو کس قابل ہیں اور ہندوستان ہے کیا مال؟ اے حضرت ننگ کے لیے تم کی ضرورت نہیں۔ اتفاق سے کہ واسطے زنجیر کی حاجت نہیں ہوش تیز ہے کے لیے جو رشتہ ناتا گیر ساتھ کے بچے تا ہو۔ غم کا مضمون اوا ہونا نہیں چلا اور کلکتہ کا پیشہ ٹیکا نہیں دکھا سے ہو ملے ہیں غلطی کرنا ہے ہیں۔ بے کہ گرمیاں ہیں دہا سکتے نہیں جانتے ہیں۔ کہ ہم جو اس پیارا ہیں بھی ہے اور اس طرف بھی۔ یہ سو برس کا وہی ہے شدہ تھی تو صرف اس کا ہے اور اس کی ترقی کرنے کی مناسب ہے۔ ۱۵ اور ہیں مثلی کا مزاد بیٹ پھولا سے تو یہ عشق

اگلی باتوں کی ابی کیفیت تو ہو جائے۔ مذہب کچھ عقلی نہیں۔ تہذیب کے تعلیل ہے وہیں دیکھا ہی نہیں۔ ستہ سبب دل سے عرض جب ہوتا تو بھرت اور کا یا یہ ہے تشریف لیجائے اور روشنی کے بجائے ہوٹل کا شہ کھانا نوش کرنے کی ضرورت اور سر میں پھر گے کے مرض آخر ان کی تلاش نہ ہوئی ہوئی چیز کم ہو گئی ہیں۔ بہرکیف اب تو ہندوستان دوران حال سے کہہ سکتا ہے کہ

ہمیں کرامت دین ساری والے ہم
کی کیسے دم میں کیا اٹھا سکتا ہو

حسابی مسئلہ

واسطے حساب والی میں کیا ایسی چیز ہے آپ کو یاد ہوا اپنا مطلب یار لوگ کسی طرح نکال ہی لیتے ہیں۔ اچھی سنیے کہ یہاں ایک صاحب مہمان ہوئے انکے سامنے چار مسلم مرغ بھنے ہوئے رکھے گئے اور فرمائش ہوئی کہ تقسیم کیجیے۔ کہ کچھ حصہ میرا اول جب سے مہمان نے قبول کیا اور کہا تم اور تمہاری بیوی تمہارا ایک مرغ ان کے چار ہوئے ایک تم لیجاؤ تین مرغ میرے حصہ کے چھوڑ دو تین مرغ اور تین ال کیجا کا حصہ پیدا ہو جاتا۔ اور سرعت سے تین مرغ دسترخوان پر ہونگے اور میزبان نے کہا کہ آج ایک تنہا میں دونوں وارد ہوا ہے اسکا حصہ بھی دیکھیے کہ صد طاق رہے۔ مہمان صاحب نے فرمایا تم تمہارا حصہ پانچ اگلی بات اور ایک مرغ ان کے پانچ ہوئے دو برابر حصے ہیں۔ پانچ اور تین طاق عدد ہیں۔ تیسرے ایک ہی مرغ تھا اسکی تقسیم یوں ہوئی کہ اس کو ... دونوں کو عنایت ہوئے۔ نہ کہ اسی تجربہ کو لیا گیا کہ اندر ہے کیا آلہ اچھو دیجیے بال کے ساتھ کھانا سر ادخر لیجیے صاحب خانہ کے حصہ میں آیا۔ باقی مہمان صاحب نے نوش فرمایا۔ جب اس قسم کی تقسیم ملحدے ہوتی آتی ہے تو بتاتے کہ ہندوستان کے بحث پر اہل ہند کیوں مشرقی ہیں اور سر الدوم پر ہیں قناعت کرنی چاہیے نا میں اور یہ انگریز ہیں اقتدار حکومت اور جانوں کا مال ہے۔ اصدر صدرہ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی چالاکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت و تفصیل سے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو اور ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر سار پر نازین بھی آپ کو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا مرتب کی اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچروپیہ۔ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمۂ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ